

یہ مبارک سال مسیحی تقویم کے

کتاب الفرائض

۱۳۳۵

جس میں گرامی جناب مولوی انور اللہ خان صاحب صدر الصدور
صوبہ دکن کے رسالہ القول الاظم کی مخصوص تراش کا رتبہ تبلیغ ہو چکا ہے
انام اللہ سنت مجدد المائتہ الحاضرہ دام ظلہ العالی کا سفا و خدمۃ عالیہ بطلب خاطر و مہمنا محمود کے
نام اسرافرا مانا اور اودھ میں سکوت لگ گیا ہے مینون قفت اضون پر آواز نہ آنا
الحمد صد اذانین کی ناکامی کے دور روشن ثبوت

(۱) اسوقت تک ایک نہایت زندہ کھاسکے جسم میں اپنے احوال کا تصریح ہو رہا تھا کہ کڑا بلٹی شامی مہری
تقریریں جو ظاہر کرتے ہیں وہ بھی ثبوت سے خالی اور بعض خود اپنی اولیٰ حجت (۲) جسے عوام جمائی
بھی انکھوں و دیکھ لین کہ اذانوں کو جب کوئی سن نہ لی سب نے کتابوں کی جھوٹی عجایب پر
دل سے کڑھ لیا لیکن ایک ایسی نفس پرستی کا مصنفہ القول لفظ کو جس میں انداز سلی نوک اتنا سمجھنے والا کوئی نہ ہو
پس یہ سب کچھ کہیں کسی تو سب کے سمجھنے میں نہ آئے دیوبندیوں کو کچھ بار کفر اور کلمہ حشریٰ کا بالاتفاق
ان کی کفریہ فرمانا مصنفہ القول لفظ کے لین اسکا وروہ و تاثیر ایک اور انکی اُردو زبانوں کی حالتوں پر
تفسیر لطیف علیہا رب الناس وہی محمد المعروف بہ حامد رضا خاں قادری نوری سلسلہ الرحمن
مولوی حکیم ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی رضوی نے اپنے اہتمام سے چھاپ کر شائع کیا

مَطْبَعُ الْإِسْلَامِ طَبْعُ رِجَالِ طَبْعِ هَوَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انوار اللہ، تلاوت باحمد ضما، بشر السنۃ ونصر الدین،
 صلیق و عدا، ونصر عبدہ، و ہزم الاحزاب حلا، فالحمد لله رب العالمین،
 وافضل الصلوٰات، و اکل التحیات، علیٰ جمیع الشریعۃ الغراء، و السنۃ الزہراء، و
 علیٰ آلہ صاحبہ، و ابنہ و حزیبہ، و آل و مرادین، و بل اید القیدین، و اعیان۔ حمد و سبک
 و ہر کریم کو جسے اپنے بندے کو احیا سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشی اور اس کو
 مقابل اہل ترسب اہل تعصب اہل مکابہ و اباہل تقلید جلد آبا کسی کو یاد نہ دی و الحمد للہ رب العالمین
 جس مسلمان فی حق تعالیٰ و بارہ مسئلہ اذان جو رسائے فنا و اہل حق ملاحظہ کیے اور سپر مایون اور
 بعض امپوریوں اور بعض انالی سرور کلمتہ نور بدینوں کی حاروشن و قریب دونوں کے سوال آؤں و واروہیں
 بحمد اللہ تعالیٰ ایک کا بھی جواب نہ دے سکے اور انشاء اللہ العزیز الغالب قیامت تک دی سکیں گے۔ جب
 کچھ نہ ہئی کتاہوں کی عبارتیں گزریں شہور و متواتر کتاہوں کی عبارتوں سے انکار کر دے آخر آخر لفظ
 قطع یہ جانے ساز عبارت عناد کا برو سوالوں کے جواب سے سکوت محض یا نری مولیٰ یا بیطاؤہ ہنوی
 باتیں بنانے کے سوا کچھ نہ کر سکے اور کرتے بھی کیا کہ حق کا مخالف کبھی راہ نہیں پاتا و الحمد للہ رب العالمین
 اس زمانہ طوفان میں ہمارے مقدس پرانے مولوی جناب مولانا مولوی انوار احمد صاحب
 سعید المہرام صدر الصدور و صیحات دکن کو بھی شوق ہو اٹھی اور بیہوش کی بہتی گنگا میں ناچنے لگے
 ایک امام اہلسنت مجدد المائتہ الحاضرہ کی طرف مقابل بیٹنے کا شرف مفت ہاتھ آتا ہے اور امپورو
 بدایوں کا سالا طیار ہوا ہر دھڑ سے کچھ لیکر بے محنت ایک سال بنا جاتا ہے اور اس کو اتفاق سے
 خیال مبارک میں نہ گزرا کہ محمدی کچھار کے شیروں کو چھیڑنا آسمان نہیں لی اللہ تعالیٰ علیٰ حزبہم

نہ ہر جہاں مرکب تو ان ماضیوں کو کہ جانا سپر ایڈیٹر نے حق پرستی کی فکر کی ہوس نے اختیار کیا ہوں کو
 اضطراب میں ڈال دیا کہ سالوں اور مہینوں کا وقت ملتا ہے چھوڑے سنا اضافہ میں شیراز سنت
 کی طرف مقابلہ بنجانے کا کام چلتا ہوا دل پر ہے اور پھر جو گزری خدا شمن ہی کو نصیب کرے حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم بالقباب نے اور بھی آسانی دیکھی ہونیوں کو دی کا بقیہ بویا ملا تھا وہاں یہ اور اس پر ہی تھیں
 تین کا ملائیے عمر زانی بالونی شروع میں کچھ باتیں اور دھرے میں باقی میں ہا بونی تقلید میں جلیں وہ بھی اس
 حد تک کہ فتوے بالوں میں محض جھوٹی عبارت گڑھی اور جاسم الرموز وغیرہ
 کے سر اور سکی بہت جڑی حضرت نے بھی انگلیں بند کر کے اس کی تقلید فرمادی۔ اور پھر
 سب پرانی اور نئی کبھی مناسب بنجانی کچھ توجہ نہ بھی دیکھا رہنا یہ ترشی کہ اس سکر پر اجتماع است
 یوں ایک سال رہیا اور تمام القوال الاظہر سے ہوا دنیا پر کی طرح اذانی صاحبوں نے بھی پرورش اختیار
 کی ہو کہ خلاف کا نام کریں اور مخالف کو بدین سنگی حجاب شرف علی تھا نوئی میں نے رسالہ
 مبارک وقایہ اہل السنۃ عن مکروہ بوند الفتنۃ کے جواب میں کچھ حرکت بند ہوئی
 کی ہو جو نہ یہاں بھی نہ آج تک نظر سے گزری نہ دھرے پر وہ لگی کر یہ وہی تھا نوئی میں نے بیکانام کی تمام
 علماء کرام حسین شریفین سے حکم کفر و ارتداد لگایا اور من مشائخ فی عذابہ کفرہ فقد کفر فرمایا
 یعنی جو اس کے عقیدہ و قول پر عمل ہو کر اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہو وہی تھا نوئی میں نے
 جنھوں نے حضور اقدس علیہ السلام اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ سوئم کھڑا کی سی جیسا عالم ایونکو ہو
 ایسا تو ہر باگل ہر جانور کو ہوتا ہی (دیکھو اوائل فہم الایمان ص) یہ وہی تھا نوئی میں نے جنھوں نے
 برسوں سالم اللہ تعالیٰ شرف کے تحت دیکھا اگر خود قبول ہی کہ اتنی حکام کفری (دیکھو اوائل بسط البیان ص)
 یہ وہی تھا نوئی میں نے جنھوں نے خدا کا دھر اس پر بھی مانی کہ بیشک اس کلام کہنے والا کافر ہی
 (دیکھو اوائل بسط ص) مگر خود مسلمان ہیں گویا وہ کوئی تھا نوئی میں نے جنھوں نے جنھوں نے خضع الایمان میں وہ موٹا
 کفر کا غرض رب عجم کے اشتہار ہی مرتد خود اپنی زبان قلم کے اتاری مرتد بھی ہے کہ مسلمان کچھ مسلمان
 اس کا کیا علاج کہ کوئی اصطلاح میں کافر ہی کو مسلمان کہتے ہوں ظاہر ہے کہ کھلے مرتدون اللہ رسول کے
 دشنام ہندون کو اسلام کے ایک فرعی مسلمان ہونے کو لیا حق اور ان کی فرق کیا اللہ تعالیٰ سخت
 کیا کوئی ہندو یا یہودی اس میں کچھ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ اس بچہ کے اندر سنت ہی اور دوا نہ ہو۔

چھانوی صاحب کی شرم و خج

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

[illegible]

الحق یہی حقائق مدح کی کمال پرشمنی غلط سے لیکھا میدان میں آنا ہو اور کچھ کہو سنا آؤں
شیر شہزادہ سے ہی جس کے اونے ملک کی تباہی مگر تو متفقہ عقل ہی ہو کہ وہ زباں لکھ داری مگر نیز کہ
انالی بدیون واپس ہو کر طرح بعد از شہنشاہی ہم شہنشاہ مدح کو تہنیت دیتے ہیں کہ وہ حضور نے
جلد آنکھ کھول اور انجام شناسی کی راہ لی عجب کیا کہ اللہ عزوجل قبول حق کی بھی توفیق دیدے
و حسبنا اللہ نعم الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و سراج
افقہ و آلہ و صحبہ و ائمہ و حزبہ اجمعین آمین

اعلم حضرت امام المسلمت و ائمہ الظلم الاقدس کا پہلا مفاوضہ عالیہ
بنام نامی جناب مولیٰ انوار اللہ خان رضا صد الصد و مصویات دکن
بسم اللہ الرحمن الرحیم غیر فی فضل علیہ سولہ الکریم
یا شیخ عبد القادر جیلانی نے شہداء اللہ

بشرعاً خلافت والا حضرت بابرکت جامع الفضائل مع الغواض شریعت اکاہ طریقت دست گاہ حق
مولانا الحافظ الحاج مولیٰ محمد انوار اللہ خان رضا صاحب القادریہ السلام سنون نیا خوشن بدیون
یہ سنگ گاہ یکسیر شاہ قادریت غفرلہ ایک دوسری دینی عرض کے لیے مکلفات لکھی۔ ہر سون رو
شہنشاہ کی ڈاک سے ایک سالہ القول الاظہر مطبوعہ دہلی و دکن شریف سے بعض احباب گرامی کا
مرسل آیا جس کی لوح پر حسب کمالی بن لکھا ہے نسبت کر صحیح نہیں فی نیازندہ کو مطلع فرمائیں ورنہ
طالب حق کو اس شہر تحقیق حق کا کیا موقع ہوگا کسی سکرانہ شہر عربین استکشاف حق کے لیے نفوس کی یہ
جن جن صفات کے جامع درکار ہیں بفضل عز و جل ذات والاہین سب آشکار ہیں علم فضل انصاف عمل جلیل
حق جوئی حق دوستی حق پسندی پھر عمدہ تعالیٰ خاموش یا گاہ یکسیر شاہ قادریت جناب کو حاصل او فقیہ کا
مذہب کا قابل ان اوس سکرانہ کا فضل بفضل شامل اس اتحاد کے باعث حضرت کی جو محبت و وقت قلبت
فقیرین کو جو غرض حل اور زندہ کرے یا نہ زیادہ امید شریعت احازت عطا ہو کہ فقیر محض غنا صد شہنشاہت
پیش کرے عذر اللہ کی بازجو اپنے بیان تک کہ حق کا مالک حق واضح کرے فقیر بارگاہ الکریم کا اقرار
لکھتا ہوں اگر ایسی غلطی ظاہر ہوئی ہے تو ناظرین کو کجا یا مرزا بن تو صحت کے نزدیک عار ملے عن اللہ عند الغفل

اعزاز و تاج بہادر حضرت توبہ فیض کھنڈا میں دشت اللہ اسید کا ایک ظلم بارگاہ قادری صاحب کا یہ ماسول
 حضور پروردگار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے مقبول ہو اللہ آمین باخیر الرحمن الرحمن
 اگرچہ ایک نوجوان ہر جہتی جواب کو سہرے کے کلث نقوف نیاز میں تسلیم مع التکریم
 فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ کو انور ہم شہر رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ ہجری قدس علیہا و آلہ و
 صحبہ و ایندہ و حزین افضل الصلاة و التحية و زجان انور و شہید

مسلمانوں اس مفاد و غمہ مالیک کو ملاحظہ فرمایا ایسے کلمات پر اگر کوئی شخص قدرے تصعب بھی کھتا
 نہ ہو چنانچہ تحقیق حق کی طرف توجہ دلاتا مگر جب اصل زبان کھولنے کی گنجائش ہی نہ ہوتی قلب قبول
 حق کی عاقبت قبول کرے تو سکوت و اعراض کے سوا کیا بنائے بنے۔ ایسے مفاد و غمہ شریف قدس سید کے
 جواب میں صاحب ممدوح صدر الصدور صوبجات کی تحسیر پر ملاحظہ ہو

نامہ جناب مولوی انوار اللہ خان صاحب کو جواب مفاد و غمہ عالیہ
 مولانا العظم ذو الحمد و النعم دام فضلکم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرم نامہ
 پہنچا کیفیت معلوم ہوئی مولوی محمد معین الدین صاحب مدرسہ مدرسہ محمدیہ شہید
 اجیر شریف نے ایک سالہ لکھنؤ میں طبع میرے پاس پیش کیا۔ چونکہ تعامل اہل حرمین شریفین
 اور جمیع بلاد اسلامیہ کی اس میں تائید تھی اور کوئی ایسی نئی بات سمجھ نہیں تھی کہ جس سے مسلمانوں کی
 حالت موجودہ میں تفرقہ واقع ہو اس لیے اس کے طبع کوئی اجازت دینگی۔ مولانا آپکی طبع و قیاد اور
 ذہن نکتہ پس سے توقع ہو کہ اس معاملہ میں آپ نے غور سے کام لیا ہو گا مگر مسلمانوں کی حالت موجودہ
 روشنی میں الگ الگ کیونکہ زمانہ میں ادنیٰ ادنیٰ بات پر ایک فتنہ بکرا ہی جنگ و جدال شروع ہو جاتا
 جس سے دوسرے تو کام کی نظر ان میں فریقین ذلیل و خوار دکھائی دیتے ہیں اور انکو تفصیح کا موقع
 ملتا ہو غیر مقلد و قادیانی وغیرہ اصداۃ مسائل کے لیے کافی تھے اگر آپ جیسے حضرات بھی
 اس قسم کی رفتار اختیار فرما دیں تو مصلحت بالکل بعید ہو۔ آپ سماعت فرما چکے ہوں گے کہ اس مسئلہ کے
 احدا کے بعد اکثر علماء ہر ایک ہر بات میں ہم خیال ہنر بان تھے وہ بھی مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔
 اور اکثر مقامات کے مسلمانوں میں تفرقہ پڑ گیا ہو بلکہ جنگ و جدال کی فورت بھی پہنچ گئی ہے
 آپ غور فرمائیے کہ اگر سقندر بدشاہ و حضرت بخش ہو یہ مسئلہ کوئی ضرورتاً بین بین نہیں سمجھا جاسکتا

حاصل یہ ہے کہ یہ تصدیقات کے لیے ہیں کہ جو خطا و کار گزشتہ ۱۲

بلکہ اگر خارقِ اجتماع کہا جائے تو یہ موقع نہ ہو گا۔ پھر ایسے مسئلہ کی اثبات کی کیا توجہ کو مستند و قائل فرمائے
جس سے ضروری مسائل میں کی اشاعت اور فرق باطلہ کی تردید کا سدِ باوجود جاتا ہو کہ سقندر غلامت
مصلحت ہو گا۔ میری رائے میں اب اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لیے زہم دینا اور اوقات عزیز کو کامین
صرف کرنا بے ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ محمد الوارثہ عفی عنہ

ہماری تنقید است

اعلیٰ حضرت امام الہدایت دام ظلہم الاقدس نے اس خط کے غلطی کی طرف توجہ فرمائی کہ معمولی
مترجات جتنے صد بار ہو چکے۔ صرف ادعا باطل و اجتماع کی خبر لی بلکہ بعض اشارات عرض کر دیں کہ
ناظرین کو یاد دہانی ہو صحتِ محدث کی عبارتوں پر پہنچے حاشیہ کے جملہ لکائیے ہیں اور تصدیق و تنقید الیہ
۱۰۰ فتوایں مبارکہ تو ان کی نظر سے بھی گزرنا تین چوبیس ہولنا احمد حسن خان جٹا آپ کو بھیج چکے کیا سبب
صاحبزادہ میری ٹھہری ہو کر دیکھیں اور آنکھیں بند کر لیں ۱۰۲ صد بار بار دہرایا جائے اور کوئی حساب
ثبوت نہ ہو سکے بلکہ جو ثبوت لگائی لگائی دوسرے سفا و ضعیف ترین خود کو کچھ سالہ عقائد اسلام سے
اس لئے علے بیعتی کا رد کیا ہے پہلے آپ سو مت جمع بلا واسطہ کیے نام ہی لکھا دیکھیے سب جملہ متواتر
ثبوت شرعی منکالینہ لکھی بات ہو مگر یہ کہ اپنے یہاں جو آئینہ کھول کر دیکھا اس میں کچھ لیا کہ تمام
عالم میں ہی ہوا اور زوال یا شاید زوال سے ہی ہو ۱۰۳ سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کو ان بات سمجھنا کیا حکم رکھتا ہو یا یہ طلب ہو کہ جب اپنے بات پر فرقہ بنجاتا ہو تو اعلیٰ بات
اور سنت سید الکائنات علیہ السلام اگر انضال الصلوٰۃ والتحیۃ ضروری قابل ترک ہو کہ فتنہ نبوی ۱۰۴
یہ وہی چیز ہیں اور نہ یون کا غلط معمولی ہو نہ ہر بار رو دہو چکا ۱۰۵ حضرت تالی تو دونوں ہاتھ سے
بجھتی ہو جب فریقین نہیں لکھائی دیتے ہیں آپ خود ہی اس نکتہ کیجے ہو تے یا دوسرے کہ تو ذلت
اور آپ رسالہ بازی نہیں تو عزت۔ مان اگر عزت و فخر مراد ہو کہ چند لکھ کے لیے نظر عوام میں
ایک ایسے فرد کیست امام ہے ہر اس کی طرف مقابل جنگلے جسے علما حرمین شریفین فرما رہے ہیں اتنے
السیہ القوال امام بیشک کے صد بار روایت امام ہو تو یہ دوسری بات ہو ۱۰۶ احدث مسائل
میں غیر غلط و قادیانی گناے منکر القول علیہ سے ظاہر ہو شرح کا اسکے مصنف کے نزدیک صورت کے مصنفین
فی الدین انگلی تھی تھانوی نا تو تو دیو بند ہی مرتبین مسلمان ہیں انکا خدا کہہ دے بتدریج نہیں لگا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے البلیس لعین کی عالم وسیع تر مانا کہ شیطان کو وسعت نفس ثابت ہوئی مگر عالم کے وسعت علم کی کوئی قطعی بات تمام مقصود کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا ہو
 (۲۶) البلیس لعین کو اللہ عزوجل کا شریک جانتا کہ جس وسعت علم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانا شرک کیا
 کہا شرک نہیں بلکہ کونسا ایمان کا حصہ ہے اس سے شیطان کے لیے نفس قطعی سے ثابت مانا (۲۷)
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سے البلیس لعین کی عظمت بے انتہا زیادہ جانتا کہ جس
 وسعت خاصہ شریک کے لئے ناقابل ہیں کہ ان کے لیے ہر قرآن ان کی عظیم صفت البلیس کو بالفعل اصل
 تائیدوں کا کفر اس قدر گنگوئی ہے (۲۸) جیسا عظیم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کو ایسا بڑا بلکہ جو بڑے کھجور کے لیے تباہ کر بعض جو عظیم مراد میں تو اس میں حضور کو
 کیا جیسے وہ جیسا علم غیب تو یہ جو کچھ ہے بلکہ صحیح حدیثات و بہائم کے بھی اصل ہے
 (۲۹) اسی بحث علم میں کہنا نبی غیر نبی میں جو فرق بیان کرنا ضروری ہے **دوون** حفظہ الامان
 تھا تو ہی صاحب کے ہیں (۳۰) اللہ عزوجل کو بالفعل جھوٹا مانا کہ وقوع کذب کے میں درجہ
 (۳۱) اللہ تعالیٰ کے جھوٹا کہنے کو کفر تو کفر گمراہی بھی نہ مانا کہ اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے
 (۳۲) اللہ تعالیٰ کو جھوٹا مانا تو ایسا سچا ایسا اختلاف بتانا جیسا حق شافعی میں ہو کر اس میں
 تکفیر علیہ وسلم کی لازم آتی ہے حق شافعی پر طعن و تشیل نہیں کر سکتا (۳۳) اللہ عزوجل کو جھوٹا
 کہنے سے گمراہی بالاطلاق فسق بھی مانا کہ ایسے کو تشلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے (۳۴)
 بلکہ تفسیق بھی درکنار اس کو کوئی سخت کلمہ کہنا چاہیے یہ پایہ بچون کفر گنگوئی صاحب کے
 ایک تفسیر و ملامت میں ہیں (۳۵) ہر اولیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے این میں خاتم النبیین جانتے کو حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم نہیں حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا جابلون کا خیال بتانا کہ عوام کے خیال میں رسول اللہ کا
 خاتم ہونا بات حق ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پرورش کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں ماندا
 بلکہ فضیلت نہیں (۳۶) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا نبی جو کوئی تہمت نہ ہو
 خلافت نبوت مانا کہ اگر بالفرض بعد مائے نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق
 یہ **دوون** کفر عند الناس مانا تو ہی صاحب کے ہیں یہ شدید و اخبرہ اقوال طبعیہ صنف
 اقتدار الاطرح کے نزدیک کیسے بڑے نہیں جن پر انکار ہو عوام میں شریفین نے جب الاطلاق ان الی الخ

دیونہ یوں کی تکفیر فرمائی القول الاظہر والے کہ میں اسکا درجہ صلا پر کیا فاضل بریلوی ہمیشہ فتاویٰ
 حرمین شریفین کے سامنے تسلیم کر کے رہے شہرہ فرماتے حسام الحرمین سے طاقت
 دیونہ یہ کہ کفر کے گھاٹ اوتار دیا لیکن جب وہی مدنی فتوے فاضل بریلوی کے
 خلاف نمودار ہوا تو لگے تاویلین کرتے صلا پر کیا دوسروں پر تو حسام الحرمین سے خوب دار کیا
 لیکن یہی واجب خرداؤں پر چرنے لگا تو رچانے کی فکر میں چلے **مسلمانوں** مصنف القول الاظہر کے
 ولین اللہ واحد قہار کی عظمت اور محمد رسول اللہ سید الارسلانہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی باگلی ملاحظہ ہو
 اوائلہ تحریر نہ مدنیہ طبع کے مقتیان مناہدت بوجہ کسی فتی کی نہ کسی کی نہ کسی کی نہ **صلا**
 کسی کی مدنی کی اوس پر نام کو کوئی تصدیق ایک ایسی کی تھا اپنی رائے سے فتی حرمین شریفین
 مدنی فتوے کو کہنا صدق کے کیسے کہے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے شاید اٹھ سال سے ڈاکٹر سے اوسکی
 یہ تحریر ایک بے شکر کے ساتھ لکھنؤ میں کسی نے چھاپی تھی چلی میں انگریزی وادار کا بیان دوسری میں
 اذان پہلی پر چار شخصوں کے دستخط ہیں بھی ایک ایسی جس کے اوستاد مفتی شافعیہ مفتی شہزاد ہلس کے
 ایک جنبل سوم شہرہ نس کے ایک لاکھ چارم فرنگی محل لکھنؤ کے مولوی عبدالباقی اس دوسری اذان الی
 اصلا کسی نے دستخط نہ کیے تھے کہ اوس کے اوستاد نے مدنیہ طبع کا فتویٰ ہو گیا یہیں سے اوسکی
 حالت ظاہر بنا لیا شمس خاص کے جواب میں چیس کا دعویٰ ہو کہ اذان مجموعہ خاص دروازہ ہی ہے
 اگرچہ دروازہ کسی طرف ہو اگرچہ بیچ میں آہو یہاں کون اسکا قائل ہو یا بعد اوس میں بھی تحریر کی گئی
 یہ کہ اول تا آخر اعلان خطا سے مملو ہے قبل منہا بہت واقف و متاقتضی خیرات نامہ فی دیکھا و غیرہ
 کونسا کمال ہو کہ اذان گنتی کی چند سطر ہیں رسالہ مبارکہ فیصلہ حق نما مصنف القول الاظہر کے
 پیش نظر ہو گیا مصنف نے اس میں تحریر طرابلسی کی نسبت یکلام متین درزین نہ لکھا کہ اس پر اصلا
 کسی عالم کی مہر و دستخط تصدیق کچھ نہیں اذ سوال میں یہ کہ نہ کہتا ہو کہ اذان خطبہ سجد کے دروازہ تھی
 سنت ہو اگرچہ وہ اندر کے سامنے بھی نہ ہوا اگرچہ میں آڑ ہو طرزی کہ نہ کہ لکھا کہ حدیث میں یہی
 سے استدلال کرتا ہو جو اس میں یہی کا منکر اور حدیث میں یہی سے مستدل ایسا احمق نہ بدی
 شاید طرابلس میں بستا ہو خیر اسکا جواب طرابلسی نے لکھا اور وہی میں یہی کی عبارتوں سے
 سننا یاد دار اوس کے ساتھ اتصال کا گندہ بروزہ اپنی طرف سے ملا یہ شہرہ مفتی بالکی حبیبی

طرابلسی تحریر کی باگفتی حالت جسے اذان یوں نے مدنی فتوے بنا دیا

جنتی کتابوں سے نقل کھینکی ہیں اسکا نام نشان نہیں بلکہ شرح خلیل کی عبارت صاف اسکے مخالف ہر خوش فہمی سے اسے بھی نقل کر لیا یا تو فقر شافعی کی صرف ایک عبارت حسب طرح اس نے نقل کی اس کے زعم کا تادیبی ہر جگہ وہ مطلب سمجھا حدیث صحیح کے رد کو اصول خفی کی نگہ چھپکی رہی لکھو وہی تلمیس کی پکارا شام غنیم بن عیسیٰ یسعی کو معرہ ماننے کا بہتان لطیف تزیہ کہ دوازہ سجدے مراد بحقیقت کی دوا خود ہی مانا کہ بینیدی کا مفہوم اتنا ہے کہ محاذ آہو بیچ بین آئندہ جو اور پھر اتصال منبر کے لیے وہی بینیدی کی صحیح پکار نظر یہ کہ خود صحابی پر اعتراض کہ اوٹھوئے بین بدیدہ علی باب مسجد یہ وہ ضدوں کا جس کرنا چاہی صحابی خود اپنی بات نہ سمجھی رات دن ملا دیے پھر فریاد کہ علی باب مسجد کی تاویل کی محاذی دروازہ اپنی منبر کے پاس نہ اندھ کی محاذی سخن اندھ منبر کے پاس ہو تو دروازہ کے محاذی ہو گئی اور دروازہ کے پاس ہو تو منبر کے محاذی نہ رہی بین بدیدہ کا مفہوم صرف محاذات تھا جانا تا پھر حقیقت و بجا ذکر دو برابر کے احتمال جانا تفسیر التوسین غنی کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت بدلنے والے والا مانا بین بدیدہ علی باب مسجد کے معنی کیا خوب کرٹھے کے بھی یہاں کہی وہاں کیا کہنا یا نہ اندھ قدس میں دروازہ بین موتی تھیں ایک یہاں ایک وہاں صحیح صحیح احادیث مشہورہ بخند کی دھم کا رد وہی جی طرابلسی صفا کی تمام کائنات اس کی علی حالت ظاہر وہ تو اتنی بھی نہ کہہ کا حق کہ نہ کہی نام تو تھائی نہ کہہ کا مسلمانی وصف القول الظاہر او تمام اذنیوں کی ہمد و حیا لظہر اول تو سالہ مبارک تو نہ تھا کہ نام لیتے شریعتی ہی کہ عالم نام کہاتین کی یہی برائشیں ہیں ان شک کے سوال چنگی خا طیکام نیک کے سنی علماء ہیں صف القوال الظاہر کہ کم از کم اوس کا صنوی لوح تو دیکھا جسے عباد نقل کی کیا بین نہ تھا کہ شرق سے غرب تک تمام علماء کی کیا نیت خودی عرض کہیں صفا کی رسالوں پر توفیق فرامیں و رد سوالوں کے جوابات میں بہت جوں علی غیبت ہوتی تو ان عالمانہ سوالوں کے جوابات سے روز اور کاؤ لانی مر کھ پر نہ لادیں جو کہ آجک کوئی اذان بھی اذکار ہر دو کی تانیا طرابلسی تحریر پر یہ بتا ہر رد و بین جو کہے انھیں لکھا کہ کسی نے انھیں یا شرم کا لادیں نہ خیر نہ کر کا نام بھی زبان پر لانا نہ تھا نہ کہ میں آج میں محبت بنا احمق متفقا حیاتیہ تو یہ تھا کہ پہلے اس معنی سے سروپا کے نام نیک زخمیوں کی مرہم ٹپی کہ نہ تھان قاہر عمر رضوں کے جو اپنے قول جواب دینے کی ہمت فرماتے تھے بعد اوس کا نام نہ

دستگیرہ کی خبر اور تمام اذیتوں کی بہت وحشت

کہ اور جس قدر وہ ضرور مردہ مطرودہ کو جس میں سانس تک باقی نہیں میدان میں لایا کی جھلکتا ہے
 اور حدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصریح کرتا ہے کہ ایک مقابل اس سے دستاویز کیجیے
 جس کے کہ کوئی شخص مدینہ طیبہ میں ہو گا اور ایچند روز باجند سال اس میں مقیم رہا وہ ایک تنفس کی پٹری
 و کوئی شے یہ ہو تو نفقہ جو پہلے اس کے گرامہ میں آتی ہے کسی ہی محل و محل ہے پس نہایت کہہ سہم
 اور سکی تقلید راہ میں اور اس کے ساتھ حدیث و فقہ و تصنیحات کتب اربعہ سب باہر طاق رکھ دینا
 واجب ہے جو دن تو مصنف انقول لا ینظر فیہ بھی حریں ہوئے ہیں پس اسی بنا پر میں آپ کی حکم
 مصنف میں ٹھہرتے اور ان سیارہ فرمانے کی کیا حاجت تھی لکھ دیتے کہ ہم چند روزہ اقامت کے
 یہ عہد نہ لی ہو گئے اب ہی رہی بات اگر کیسی ہی تھی معنی ہو جو اہل یا ارشاد نہیں ہے جس کے آگے
 تمام دلائل شرعی سیکار ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ ایک طرف مقابل ہاتھ سے پیر ہوا ہوا نہ دینی ہے
 جس کا اعلیٰ عہدے میں مقرر نہیں نے امام ہذا اپنا دستاویز یا اس حدیث و فقہ و تصنیفات امور اسرار
 کی جائز لیں تو کچھ نہ ہو کہ آپ پر فرض غلام ہو کہ اس کے حضور گزرتا ہے ہم غم کھینچے اور وہ جو کچھ فرمائے آسان
 صورت لکھ کر میں ہمارے سر رکھ دیتے ہیں اس میں اس سفید کو کو کچھ لکھ گئے تاویلین رائے است
 ارشاد و سب رواں میں کوئی تاویل کیا گیا ہے مگر تحریر یہ ہوا اس کے کہ جتنے روکا منور رہا یہ محض ہوا
 حادان علیہ مرتبہ نے نویسی تاویل کی حاجت تھی تاکہ ارشاد فرمایا تھا جو آپ کو یہ سے مترشح مس کہ
 بیان بھی کر اگر جو شخص مدینہ طیبہ میں ہو گا اور ایچند روز باجند سال اس میں مقیم رہا وہ ایک تنفس کی پٹری
 قاطعہ جو کے سامنے تمام دلائل شرعی و فقہ و تصنیفات کتب اربعہ سب باہر طاق رکھ دینا
 و اس کی کیا تاویل فرماں سا و سب ایک صفحہ تحریر فرمائے مدینہ کے غلط نام سے تو ہر کوئی سہل ہے
 لکھو یہ نہیں اور کئی گئی میں ٹھہری رہی اب انہیں اس سے وحی سمائی بنا کر وہی ما و تحریریں
 دل میں ایک کسی شادی عیبت سری کسی مصری ہے نہت کے نام سے مصنف مول لا ینظر کہ ماں
 ماں کی جگہ تھکی سے جامع الرموز پر فتر احلال فرمایا اب کہ مدت عرب کی ایک
 بھی مدینہ طیبہ کی ہیں جو حضرت جامع الرموز جیسی شہرہ مند مول کتاب پر مبنی ہے نہ جو کس کے
 حدیث کے ملک میں موجود ہیں ان کی مصدقہ و تصدیق ہو سکتی ہے عین حواس
 اگرچہ وہ مسلمان ہوں اپنے رب سے کچھ کہہ دیتے ہیں یا پھر حاکم و تصنیف

مجھے چاہیے کہ میں آپ کی حالت سے آگاہ ہوں اور میں اس سے
 سہل ہوں کہ میں اس سے آگاہ ہوں

مصنف انقول لا ینظر فیہ

یوں کیا نہ گشت یا نہ گشت معلوم نہیں کیا نام ہو کہ سچا اللہ نام معلوم نہیں اور ورنہ علامہ حبیب
 ہونے کی نسبت ان حضرات کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے دعویٰ کیا کہ اگر ان جہوں اہل مسجد
 سنیوں پر ورنہ اسکی دلیل یہ ہے کہ حق خدا اور وہ کہ سنندھ میں تہذیب زمانہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 میں نہیں تھے بلکہ اعلیٰ انہما میں اذان مسجد کے اندازہ پہنچتی۔ اگر شیخ نجیت بھی آپ کی طرح
 ناسخ و منسوخ میں تمیز نہیں کرتے تو سب رک بات نہ ہو کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی داخل مسجد کہتے ہیں
 اور یہاں شہید بابا بھی داخل مسجد ہوتا ہے اور یہ ایک بھی مسنون اور الحق کے قیام و رسالت میں صریح
 ہو چکا ہے اس میں محمول شامنا سکا کہ ردینہ طیبہ سے دفعہ تہذیب کا کوئی بڑا سکندر ہی میں شائع ہو چکا
 ہے اور اس کے بعد اس کے باطن کو اس قدر قدیم و قائل کہ ایلاد اسلام کی کافی عرصہ شکنی تھی اور اسکی
 ولی تک کیوں اسکی حجت قاطعہ ہوئی جسکے سامنے حدیث و فقہ سب ہیک اور یہود و مدنی فتوے
 کیوں چھوڑنا مقبول ٹھہرے معلوم ہوا کہ وہ مدنی فتویٰ کا ادب تھا بلکہ انہی ہوا اسے نفس کی پیروی
 یا سحائے باری فی اہم کی تقلید جامع الزمور و غیرہ پر افسر اوٹھایا اس نے حق فتویٰ کی
 ہی تحریر پر یہ تخمینہ نہ دو سفارت انصاف اس سے بدشافی جواب میں ہی چلتی ہے ہم خود خوب خوب
 آئے ہیں اور چھل اور چھل کر اس کے روبرو ہیں اسے پوچھتے ہیں کہ مدنی فتویٰ کے حقوق مستند کی کیوں ختم کیا
 تمہیں جسکے مدعیوں پر کر کے کا کیا حق خاص تھا عاشر اہل انہی کہے ہیں میں نے اس کے
 منقہ مالک کے فتویٰ کے لئے آپ کا دعا دعا کے و جہان کی کمیروں اور یہی آپ کے رسالہ الفول لافہر کی
 ساری مدنی کی سیارہ ایست تھی جسے "نہم نے خبر سے اور غیر دیا اب آپ کے رسالہ القول ان ظہر کو کہ
 اس میں رسالہ علیہ سفا آف ہر تھا فافہر کا مرکز کیا اب تمہارے تسلیم ختم کر کے یا مدنی

صالح ہو گیا ہے ایک خاصہ ان دھندلی کی کا خطا یہ کہ مسیح کے دین و دانت کی حالت کو نہاں نہ
 کرتے ہیں اور ان کے ہم دین کے عقائد میں بھی ایسے لفر یہوت و عیسائی کے حقائق میں ملے
 و سہل حاصل ہیں۔ انھیں شیعہ جو اس کے بے ترک اسلام۔ تنہا اس علم عقل و تحقیق کا قیام و سہل شری پر
 قائم ہے اور ان میں کچھ دوسرے شیعہ پر قائم ہو رہے ہیں ان کے سخت دشمن ہو گئے اس کے رسالہ الفول
 میں یہ پورے کی یہ حالت جو کہ مسلمانوں کو کہہ کہ اس میں مادیوں و دینوں کے عدالت شیعہ
 کے عقائد میں اس پر تو کس کی حقیت کو کہہ کہ اس میں مادیوں و دینوں کے عدالت شیعہ
 کے عقائد میں اس پر تو کس کی حقیت کو کہہ کہ اس میں مادیوں و دینوں کے عدالت شیعہ

مصری
 کا دارالعلوم
 دارالعلوم

الذین
 ایک کے لئے
 دارالعلوم

الذین
 دارالعلوم

افس کہ آپ حضرت اس روز کو بند کرنا چاہتے ہیں آپ توفیق نہیں تو اور دیکھو بھی رہ گئے آپ نہیں جانتے
 کہ سنت جب مردہ ہو جاتی ہے تو اس کے احیاء کے لئے کافر ضروری ہی پھر بھی اگر نظر انصاف لا کر دیکھیں
 تو بفضل اللہ تعالیٰ اس سنت کو بند مستند اور قیود کا بل کا شعر تک انصاف سے نہ لے سکتے ہیں
 بول یہ کہ اس شکر الہی کے مستوجب ہے واللہ رب العالمین **۱۱** اہل انصاف سے اگر واقعی ہے
 انسانی صاحبون ہی کی خوبی پر یہ خط ہو کہ محرم ۱۲۲۰ھ میں اسکا فتویٰ تحفہ حنفیہ میں چھپا ملک بھین
 صاحب بہار کا نوٹ لگان کوئی غیر ضروری کسی اہم زبان ہلائی نہ کسی جاہل حنفی نے کان اب کہ کیا وہ سال کے
 بعد ان حضرت نے علم غنی لغت بند کیا اور سالہ بازیاں کیں اور جو کچھ غلابی ربافز و ناگوار انداز پر
 اسکا ہر حصہ بھی کوشش کی جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانے میں
 رکھائی تو اسکا الزام اذانیوں ہی کی حرکات پر ہے ستر سے جنگ جہاد میں ایسا ہوتا تو کیا ہرگز نہ
 بیون نہ ہوا ایسا الزام دوسرے پر رکھنا کونسی شریعت میں روا ہے کہ آپ نے یہ ایک کریمہ شریعتی ہونے کا اعتبار
 اور خطیہ تشریح پر یہ لیا فقہا احتیضان و اشاعہ عظیم **۱۲** سو شہداء کے پر امام کا
 القاب اور بہشت برین میں قدرت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہوا اگر بدنام اور حضرت
 سے توفیق کیے کو کسی چیز خوش نما و منفعت بخش ہو **۱۳** ضرورتاً اس میں کچھ نہیں ہے اسکا فائدہ بھی
 کاش آپ ہی بتا سکتے تھے یہ سالہ بازی موقی نہ تفرق آخر کیا ہے برس تک آپ صاحب سنت
 رہے ہر دھوین برس کو کسی نئی وحی اور نئی جتنے خلاف کو ضروریات دین سے کر دین اگر کچھ ضروریات دین
 تو نہیں مگر تھوڑے نزدیک ایک غلط بات تھی اسکا رفع چاہا تو جناب ہمارے دیکھنے قطبات تھی سیم
 اسکی اصلیت چاہی تو کیا لگتا وہ **۱۴** ایک ناموری تھیں دوسرے بدلی فی ہوتا تھا کہ آپ
 ہر محل میں کیا شہر کا جماع کے علی حرف تین ہی تو ہیں اور وزن و قیاس کے لئے ہر شہر میں
 جماع کے لئے جماع و امتداد کے سر میں جب انکا دھپن و سکایہ و ارتداد و غدار کے سر جمع ہو جائیں
 اس جماع کا بھرتا یہی پورا ہو جائیگا **۱۵** ضرورت مقول بالمشکیک ہے مستحق سے سنت
 ہم سے سنت سے واجب واجب سے فرض و انقضائے اعمال سے عقائد اہلسنت اور عقیدانہ خصوصاً
 عقائد اسلام اور عقیدانہ خاص تر ضروریات دین ایک کام میں جو وقت صرف ہوتا ہی ہو و ہر کام
 ضروری ہو گا تو حاصل وہی ہو گا اگرچہ سنت کلا روازہ بند کرنا شانہ اشیا سنت است و انقضائے

بدیون کی کہ ان خلافت فقید سے نہایت ناگفتنی بات حدیث سے لیا وہ شرمناک واقع ہوئی یعنی
جماع الرضوخیرہ کتب فقہیہ کی طرف محض غلط عبارت کی نسبت او کی طرف ذی باطل والوں کی
جرات اسکا حال تو بعد کے معروف ہو گا جب اس سال ہر ظہار شہادت کا وقت حضرت مہنگ
ابھی اجماع ہی کی نسبت عرض کرنا ہو گا جماع کا ذکر حضرت نے کرنا میں بھی فرمایا وہ واقعی اجماع ایسی
چیز کو کہ اس کے بعد کفر نزاع کی کوئی وجہ ہی نہیں جتنی ابتدا پہلے اسی کی نسبت محض مسند فقہاء
کو راہ اور احمدیہ کے حضرت کے نہایت ال کارگشاہ کبیرہ جو خصوصاً اس شخص ایک مسند فقہاء
قادیوی جو اپنے و حضرت اور ثقلین کے سببی واقعات حضرت مسینا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطہ
دے رہا ہو اب حضرت جیسے غلام سرکار غوث کریم النفس سے رسواں نہ رہتا تو قیاس و استدلال
والعالمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ تعالیٰ علی سیدنا واولیانا محمد وآلہ و صحبہ اہل بیت
و حسنہ راجعین تمین

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال اول اس نے اجماع کی کیا تعریف فرمائی اور وہ اذان ثانی داخل مسجد ہونے پر
کیونکہ صاف ہو و وہ ہمارے فقہاء کی کرام نے کہاں اس جماع کا ذکر فرمایا ہے تو صاف انکار
فرمایا جائے اور فرمایا ہو تو کہاں سوچتے ہیں تو تعریف کہ تو اجماع کی ایک قسم جو کسی کلام پر
اجماع ہو گیا تو اجماع یا کسی فعل پر اتفاق ہو گیا اجماع کہہ دیا کتب معتدہ اصول میں ہے یا مانہ ایجاد
اگر ہو تو کہاں ہے ہمارے مدرس علم پر اس کی تطبیق بھی اور شاہین چمرہ ہفتہ رسالہ میں اس جماع کے
قطعی ہونے سے بین یقیناً اجماع ہونے سے ۳۰ میں اجماع صی بہا رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو مسند
۳۰ میں مثل اجماع اذان صلاۃ ہونے کا دھوسہ ہو کہ وہ ہو تو کسی جماعی مسئلہ میں کہ غرض ہر مسئلہ
نہیں وہ مسئلہ درحدون ہو لیل کافی رشادہ و مستحقہ اتمام مباحث سے قطع نظر جو مسئلہ
کو وہ لکھ اندر اندک نام سیدنا امام الکرمی اذہ تعالیٰ عنہ کہ درجہ رسالہ میں کیا لکھتا دے
ساتھ کوئی اجماع منعقد ہو سکتا ہو کیا اسے قطعی یقینی و مثل اجماع نماز کہہ سکتے ہیں۔ ترجمہ
شافعی اندوز کی عبارت سے کہ ۳۰ میں مستدل ہو و میں ہذا اجماع داخل مسجد کی طرف اشارہ
یا بین یہی الامام کی طرف اس کی تعیین کیے ہو ہیں یہ وہم بالقرض ہو بھی تو سید اجماع ہو گا

مصنف القول الاظهر باجماع الرضوخیرہ

جماع الرضوخیرہ کتب فقہیہ کی طرف محض غلط عبارت کی نسبت او کی طرف ذی باطل والوں کی جرات اسکا حال تو بعد کے معروف ہو گا جب اس سال ہر ظہار شہادت کا وقت حضرت مہنگ ابھی اجماع ہی کی نسبت عرض کرنا ہو گا جماع کا ذکر حضرت نے کرنا میں بھی فرمایا وہ واقعی اجماع ایسی چیز کو کہ اس کے بعد کفر نزاع کی کوئی وجہ ہی نہیں جتنی ابتدا پہلے اسی کی نسبت محض مسند فقہاء کو راہ اور احمدیہ کے حضرت کے نہایت ال کارگشاہ کبیرہ جو خصوصاً اس شخص ایک مسند فقہاء قادیوی جو اپنے و حضرت اور ثقلین کے سببی واقعات حضرت مسینا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطہ دے رہا ہو اب حضرت جیسے غلام سرکار غوث کریم النفس سے رسواں نہ رہتا تو قیاس و استدلال والعالمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ تعالیٰ علی سیدنا واولیانا محمد وآلہ و صحبہ اہل بیت و حسنہ راجعین تمین

القول الاظهر باجماع الرضوخیرہ

کوئی لفظ ہی محض انہیں خیاں قطعیت و یقینیت کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہی یا نہ وہ ہم یہ بھی
 سہی تو ایک ابن حجر کی نقل سے یقیناً اجماع ہو گیا کیونکہ کتب اصول میں اجماع مقول تھا
 یہ ہم یہاں سے کسی بھی غرض سے یہاں ملوق ہی یا صرف ادعا مصنف و وارث وہ ہم یہ ابن حجر
 ہی میں جو ملک مغرب کا حال لکھتے ہیں، چار جزئی دعوے جمع ہوا اسلام سیر اور
 اس جزئی تصریح تمام عرب و عجم شرق و غرب یکساں تھا ہاں سیر و ہم کسی کتاب معتدین تصریح
 ہو گیا ہذا من جمیع بلاد اسلامیہ میں داخل شد ہوئی ہو اگر نہیں تو فرمایا جائے کہ اسکی تصریح کتاب
 میں نہیں آتا اگرچہ تو اس کتاب کا نام صحیح عبارت ہو حوالہ صغیر ارشاد ہو چہاں رو ہم اگر کسی
 کتاب میں نہیں تو یہ دعویٰ روایت کی طرف مستند یعنی تمام بلاد اسلامیہ میں تشریف آگئے
 ہو و حوالہ خط فرمایا روایت کی جانب یعنی تمام جہان کے ہر اسلامی شہر سے خبر معتد شرعی آئی
 جو کچھ یہ بیان فرمائیں اجر پائیں۔ اور سر و دست دنیا بھر کے سب اسلامی شہروں کے نام ہی
 ارشاد ہو جائیں وہ قیاساً علی الخائب علی الشاہد کی مشاعت خود حضرت والا ہی کے رسالہ
 مقاصد الاسلام کے حوالے سے مستند مقول ہے یا نہ وہ ہم مذکور اپنی سلسلہ کو بھی جس
 شہر شذی انبار میں داخل فرمایا کیا اگر معتدین بھی اختلاف فقہی کا رس کا صدق بتاتے ہیں
 ان تو کہاں ششائرو ہم اگر مجتہدین میں مسائل فرعیہ میں جمہور کا خلاف فرمایا کیا انہیں
 مستحکم تھا کہ انہوں لوگ اس میں ہمارے متبع ہو جائیں گے کیا اس عالم کی اونٹوں نے تصریح
 یا غیب پر حکم ہو چکا تھا ہم بالفرض انہیں یہ معلوم بھی ہو گیا کہ گناہ حسیبہ حدیث میں
 دوزخ کی وعید اس خیال پر جائز ہو جائے کہ گناہ لوگ اس میں ہمارے متبع ہو جائیں گے
 یا یہی ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تطبیق رکوع سیدنا ابو ذر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے کفر سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدم نقض و فساد التمسین
 عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابتداء مسئلہ استقامت میں جمہور کا خلاف کیا ان تمام

مذکورہ دلائل مطرود ہونے کے بعد اور دعا تھا کہ بعض فرعی خلاف میں بھی مخالفت کثیر میں داخل
 مستحقان جہنم سے جسکی راستہ عیاذ باللہ مجتہدین کرام اور خود انہی ائمہ رضی اللہ عنہم عازا اللہ معاذ اللہ
 جہنمی ذریعہ تھے جس سے یہاں وار و جوار اس پر ہم مستند کی مرہم تھی ہاں یہ لوگ کہ اس مسئلہ کا یہ حکم
 کہ کچھ صورت میں اس حالت سے علیحدہ ہو گئے۔ اور اس کے بعد کے نزاعی خبر رفت کے رد میں ۱۳

یہ بھی نہیں تھا کہ
 مولانا کا یہ بھی
 مولانا کا یہ بھی

یہ بھی نہیں تھا کہ
 مولانا کا یہ بھی
 مولانا کا یہ بھی

یہ بھی نہیں تھا کہ
 مولانا کا یہ بھی
 مولانا کا یہ بھی

مصنف، القول الاثر کا ائمہ اربعہ صحابہ کرام کو معاذ اللہ جہنم

صحابہ کرام اور ان کے اہل عیال غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ شرف فی التارک المصدق بنانا
 مسنون ہو سکتا ہے **نور و جہم** ۳۳۳ پر جو حدیث سے صرف عبد بنجدی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے لیکر ماذ صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک کا حال معلوم ہوا کہ
 بابت مسجد اذان چوں کہ کسی ہا کے بعد کا حال جو زبردہ صحابین ہو ممکن ہے کہ جہاں حضرت عثمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ایک اذان کے اضافہ سے تغیر ہوا
 وہاں یہ تغیر بھی کچھ بعید نہیں کہ جو اذان عہد سابقہ میں بابت مسجد پر چوں کہ اب قریب بہر ہو
 کہ اسی مکان پر نہیں ہے اجماع قطعی نہ ہوتا ہے **ستم** عجم اور کسی شہادت میں عبارت مولوی
 عبدالحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرایہ سے لکھی تم نقل الاذان الذی کان علی الناصب مع الایمان علی
 المنبر علی عہد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانی بکر و عمر و صدیقین خلافت عثمان میں یہ حدیث ۳۳۳
 لکھا ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمر و صدیقین و فاروق رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما میں اذان خارج مسجد صغائر پر ہوتی تھی اور اعلام للصابین کہ یہ بھی لیکن عہد عثمان پر
 وہ داخل مسجد ہو گئی احمد شہر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدیق اکبر فاروق اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت تو تسلیم فرمائی اذان مسجد سے باہر تھی اور اسی لیے مولوی صاحب
 لکھنوی اسکو سنت کہار یا گینا مذکورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں داخل مسجد ہو گئی یہ
 عبارت مولوی صاحب لکھنوی کے کس طرح کا مطلب ہے تم نقل کی ضم کس طرف جو عمدۃ الرایہ اور
 اسکی اصل مدخل اباحیاج کی پوری عبارت ملاحظہ فرما کر ارشاد ہو گیا ایسے تغیر کی بنا پر جس کا
 بنی مولوی صاحب لکھنوی کی عبارت ممکن نہ سمجھنا ہو سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 صدیق فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما مان کر دیکر دیکھنا صحیح ہو سکتا ہے یہی توجہ و التسلیم مع التکریم

۱۰ میں یہاں یہ خدشہ تک بھی نہیں چلا کر دیکھ کر کہو کہ میں اس جماعت سے علو و جہو گئے کہ معاذ اللہ
 یہ اجراء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو القبول الاظہر والے کے نزدیک ضرور چاہی ہوئے اللہ تعالیٰ
 باطل کے لیے تعصب سے بچانے کی وہی کس شے میں داخل ہی کر چکا ہے ۱۰۰ اور کے کلام میں تم نقل
 کی ضمیر شام کی طرف ہو چکا کہ جابر بادشاہ تھا خدا کے سبب اللہ میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چوتھ
 عقل و فہم کی حالت اور ہر ایک علیہ میں داخل کی بہت اللہ ہدایت دے ۱۲

مصنف القول الاظہر یہ ان کثرتی اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدیق و فاروق کی سنت یہی کہ ان کے اصحابی ہمارے دروازہ پر پہنچا اور اس سے

و احقر ایسا ہی کہ جو بیچارہ ہو

پہلے گزارش کر کا جواب آٹھویں دن آسکتا تھا جو پندرہویں دن آیا یہ تو وثوق ہو کہ حضرت ایک
سائل طالب حق کا سوال دو نفر رائے کے ملکر اگر اشارہ جواب میں تاخیر ہو تو رفع انتظار کر لیے
اتنا تحریر فرمادینا کہ تنہا دونوں کے بعد جواب عطا ہو گا کہ سامی سے بعد نہیں۔ ڈھائی آنے کے
ثلث بغیر جبرٹری ہلفونہ میں والتسلیم کل تصانیف گری مگر شوق ہو اگر قیمت ملتی ہو تو
اطلا سے بخشی جائے دو جلد دو قادیانی محمد زول کے چند صفحات دیکھے تھے ایک صاحب ادنیٰ
تقریب کی رہ لیکن۔ فقیر احمد رضا قادری مغل عن ۱۸ اشوال مکرم روز جلان افروز دو شنبہ
۱۳۳۳ ہجری قدس علی صاحبہا والہ صہبہ ابوزہرہ افضل الصلاۃ التحیۃ آمین

یہ وہ مفاد نہ عالیہ کے امضا کے بعد تہوں کا مل انتظار فرما کر یہ تیسرا امضا ہوا۔
اعلامیہ الامم المسند کا تیسرا مفاد قصہ عالیہ تمام صاحب مخرج بہرہ اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم غفر فیصلہ علیہ السوالہ الکبیر

مراتب الامم کا تیسرا مفاد تیسری گزارش نماز مسند کی پہلی جبرٹری کا جواب تو ۳۵
ون میں مل گیا تھا اس دوسری جبرٹری کو آج سو دن کاں ہو ۱۸ اشوال کو گئی تھی اور
آج ۲۹ محرم الحرام ہے تو احتمال نہیں کہ جناب جواب سوالات پر مطلع ہو کر کوئی نئی طرف متوجہ لیں
اور جوابت الیٰ فی حقین کہ جناب اسی رسالہ میں تصریح فرما چکے ہیں کہ سوال سائل کا رد گناہ کبیرہ ہے
اور یہ احتمال اس کے بھی بعید نہ ہو کہ حق اس نیاز مند کی طرف سمجھ کر قبول سے عدول ہو کہ ترک صواب
ترک جواب سے بعد جاہل تر ہو جناب کے فضائل میں وہ دن احوال کی گنجائش نہیں ہے لاجرم یہی شق
مستعین ہو کہ ہنوز اسے شرفیہ مکتوبہ کی سی حالت میں تاخیر نہ ہو کہ اس کے لئے کوئی اور گنجائش
مگر رفع انتظار کے لیے اتنا تحریر فرمادینا کہ جناب صلیب کا ساتھی مت تک ملنے کی امید ہو رہی ہے
۱۰ غیر گزارش نامہ میں بھی یہ گزارش کر دی تھی اب تہوں کا مل انتظار کر کے گزارش کرنا ہوں کہ
یہ اسے ناک مزادہ بیجا ہوا ہے اطلاع ہو یہ ہم سب کے جواب کے فلان وقت تک انتظار کرو گئے ہیں
۱۱ وقت نہیں باقی تا آٹھویں دن تقریب آسکتی ہے میں اس انتظار کرونگا پس وحسبنا اللہ
فی حقین کہ احوال کلا حقہ ان لا اللہ العلیٰ العظیم و صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲ کہنا محمد انور علیہ السلام و حسن و احمد علیہ السلام اللہ من العالیین و محمد الحرام مستغفر

